تقابل کا جال

مجھے اب بھی وہ سہ پہر یاد ہے جب میں سیمینار ہال سے خود کو بہت چھوٹا محسوس کرتے ہوئے باہر نکلا۔ایک ساتھی نے میری پریزنٹیشن کے بعد مجھے ایک طرف لے جا کر تقریباً سرسری سے انداز میں کہا، "تم جانتے ہو... تم دوسرے اسپیکر کی طرح متحرک اور پھرتیلے نہیں ہو۔ وہ بہت بہتر ہے"۔

میں نے شائستگی سے سر تو ہلا دیا، لیکن اندر سے جیسے کچھ ٹوٹ گیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے خاموشی سے میری ہستی کو ناپا ہو اور میں توقعات پہ پورا نہ اتر سکا۔

میں نے ایک خالی کلاس روم ڈھونڈا، وہاں بیٹھ گیا اور اپنے نوٹس کی طرف دیکھنے لگا۔ میں کافی دیر تک وہیں ساکت رہا۔ چند منٹ بعد کوئی اندر داخل ہوا؛ وہ میری ایک ساتھی سارہ تھی، جو اتنی باشعور تھی کہ اس نے میرے چہرے پر موجود بوجھ کو محسوس کر لیا۔

اس نے تقریباً مذاق کے انداز میں کہا، "تم ایسے لگ رہے ہو جیسے کسی نے تمہارا تھیسز چرا لیا ہو"۔ میں نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "نہیں، بس کسی نے میرا موازنہ ایک اور اسپیکر سے کر دیا ہے، اور میں اسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں"۔ اس نے میرے پاس کرسی کھینچی اور پوچھا، "انہوں نے کس چیز کا موازنہ کیا؟"۔ میں نے اپنے نوٹس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "اس نے کہا کہ میں آہستہ بولتا ہوں، مجھ میں اتنی توانائی نہیں ہے اور بنیادی طور پر میں اتنا متاثر کن نہیں ہوں"۔

انسانوں کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا

اس نے ایک لمبی سانس لی، جیسے وہ یہ کہانی پہلے بھی سینکڑوں بار سن چکی ہو۔ اس نے کہا، "انسانوں کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تمہاری غلطی ہے کہ تم سمجھتے ہو انسانوں کا تقابل ممکن ہے، وہ نہیں ہو سکتا"۔ میں نے ماتھے پر بل لاتے ہوئے کہا، "یقیناً ہو سکتا ہے، لوگ ہر ایک کا موازنہ کرتے ہیں"۔ اس نے جواب دیا، "بامعنی طور پر نہیں۔ دو لوگوں کا موازنہ کرنے کے لیے آپ کو یہ فرض کرنا ہوگا کہ ان کا پس منظر، ان کا مزاج، ان کی صلاحیت اور ان کے مقاصد ایک جیسے ہیں، جبکہ کوئی سے بھی دو انسان کبھی ایسے نہیں ہوتے"۔ اس کے الفاظ خاموشی سے لیکن شدت کے ساتھ اثر ڈال گئے۔

مختلف صلاحیتیں، مختلف سفر

پھر وہ آگے کو جھکی جیسے کوئی راز شیئر کر رہی ہو۔ "تم ایک پر سکون گھرانے میں پلے بڑھے ہو، تم فطری طور پر غور و فکر کرنے والے انسان ہو، تم بولنے سے پہلے سوچتے ہو اور تمہاری ابلاغی طاقت تمہاری وضاحت ہے، تیزی نہیں"۔

میں نے اس زاویے سے کبھی نہیں سوچا تھا۔

اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "اور وہ دوسرا اسپیکر؟ اس کا انداز فطرتی طور پر تیز اور پر جوش ہے، وہ آتش بازی کی طرح بولتا ہے۔ تم ایک دریا کی طرح بولتے ہو، بھلا دریاؤں کا آتش بازی سے کیا مقابلہ؟"۔ میرے سینے میں موجود بوجھ کچھ ہلکا ہوا۔

اس کے کلاس روم کی ایک کہانی

اس نے مجھے ایک ایسی بچی کے بارے میں بتایا جس کی ماں اکثر یہ شکایت کرتی تھی کہ اس کی بیٹی "دوسرے بچوں کی طرح کبھی سوال نہیں پوچھتی"۔ سارہ نے کہا، "لیکن اس بچی کا ذہن ایک گہرے کنویں کی طرح تھا۔ وہ سنتی تھی، مشاہدہ کرتی تھی اور جذب کرتی تھی۔ وہ بس اپنی جستجو کا اظہار بلند آواز میں نہیں کرتی تھی"۔

وہ ماں، جو موازنے کی وجہ سے دیکھ نہیں پا رہی تھی، وہاں ایک خامی دیکھ رہی تھی جہاں درحقیقت کمال موجود تھا۔ میں نے ان لمحات کے بارے میں سوچا جب موازنے نے مجھے خود کے بارے میں غلط فیصلے کرنے پر مجبور کیا تھا۔

اصل نقصان

سارہ نے دھیمے لہجے میں کہا، "تم جانتے ہو موازنہ کیا کرتا ہے؟ یہ خوداعتمادی کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہ تمہیں نئی چیزیں آزمانے سے ڈراتا ہے اور تمہیں اس بات پر قائل کر دیتا ہے کہ جب تک تم دوسروں کی خوبیوں سے ہم آہنگ نہ ہو جاؤ، تمہاری اپنی کوئی خوبی نہیں ہے"۔

میں نے ایک کڑوا گھونٹ بھرا، وہ جملہ تکلیف دہ حد تک ذاتی محسوس ہوا۔

اس نے مزید کہا، "میں جن باصلاحیت لوگوں کو جانتی ہوں، ان میں سے کچھ نے کبھی کچھ نہیں لکھا، کبھی نہیں بولے اور کبھی کچھ تخلیق نہیں کیا کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ وہ کبھی کسی دوسرے جتنا 'اچھا' نہیں بن سکیں گے، موازنہ ایک قید خانہ ہے"۔

میرا نیا موڑ

وہ تھوڑی دیر کے لیے رکی، پھر پوچھا: "کیا کبھی کسی نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ جب تم بولتے ہو تو انہیں چیزیں بہتر سمجھ آتی ہیں؟"۔

میں نے اعتراف کیا، "جی ہاں، درحقیقت... بہت سے لوگوں نے کہا ہے"۔

اس نے کہا، "تو پھر شاید تمہاری نام نہاد 'کمزوری' ہی دراصل تمہاری طاقت ہے"۔

میرے اندر کچھ بدل گیا اور ایک روشنی سی جل اٹھی۔ مجھے احساس ہوا کہ میں نے اپنے ساتھ، خاص طور پر اپنی ذات کے ساتھ کتنی ناانصافی کی تھی۔

اصل اہمیت کس چیز کی ہے

سارہ کھڑی ہوئی اور اپنے نوٹس اکٹھے کرنے لگی۔ اس نے کہا، "صرف ایک موازنہ ہے جس کا کوئی مطلب بنتا ہے۔ اپنے آپ سے پوچھو: کیا میں اس سے بہتر ہوں جو میں کل تھا؟"۔

میں نے دہرایا، "کسی دوسرے سے بہتر نہیں، بلکہ خود سے بہتر"۔

اس نے اضافہ کیا، "اور دوسرے لوگوں کی خوبیوں کا جشن مناؤ، وہ تمہارا مقابلہ نہیں ہیں، وہ مختلف مقاصد کے لیے پیدا کیے گئے مختلف لوگ ہیں"۔

ایک روحانی نکتہ

جانے سے پہلے وہ مڑی اور کہنے لگی، "تم جانتے ہو، قرآن کہتا ہے کہ خدا نے لوگوں کو مختلف صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے، مقابلے کے لیے نہیں بلکہ تنوع، عاجزی اور تعاون کے لیے"۔ اور یہ کہہ کر وہ باہر چلی گئی۔

وہ سوچ جو میرے ساتھ رہ گئی

اس کے جانے کے بعد میں دیر تک اس کمرے میں اکیلا بیٹھا رہا اور اس کے الفاظ میرے اندر گونجتے رہے:

"دریاؤں کا آتش بازی سے کوئی مقابلہ نہیں ہوتا"۔

اس دن مجھے احساس ہوا کہ میری زندگی کا کتنا بڑا حصہ اس جھوٹ کی نذر ہو گیا کہ مجھے اپنی اہمیت ثابت کرنے کے لیے کسی دوسرے کے پیمانے پر پورا اترنا چاہیے۔ لیکن منفرد ہونا کوئی خامی نہیں ہے، بلکہ یہی تخلیق کا اصل ڈیزائن ہے۔ موازنے نے مجھے سکیڑ دیا تھا، جبکہ خودشناسی اب مجھے وسعت دے رہی تھی۔

وہ نتیجہ جواب میرے پیشِ نظر ہے

اس دن کے بعد سے، جب بھی میں موازنے کی تکلیف محسوس کرتا ہوں، میں خود کو یاد دلاتا ہوں:

میں دوسروں سے بہتر بننے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔

میری تخلیق اس لیے ہوئی کہ میں مکمل طور پر، منفرد انداز میں اور بغیر کسی ندامت کے خود وہی رہوں جو میں ہوں۔

اور پوری دنیا میں کوئی بھی اس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو میرا اصل روپ ہے۔